1478 ـ نفاس والی عورت شرعی شروط کے ساتھ جب چاہے گھر سے نکل سکتی ہے

سوال

میں عمان میں رہتی ہوں یہاں عورتوں کی عادت ہے کہ وہ نفاس کی حالت میں چالیس یوم تك اپنے گھروں میں ہی رہتی ہیں، میں نے كئی ایك لوگوں سے اس عادت كے متعلق دریافت كیا لیكن اكثر لوگ یہ نہیں جانتے كہ آیا یہ سنت ہے یا نہیں ؟
اگر یہ سنت ہے تو میں بھی اس عادت كو اپنانا چاہتی ہوں (اس وقت میں حمل كے چوتھے مہینہ میں ہوں) لیكن كسی نے مجھے یہ بتایا ہے كہ یہ عادت بدعت ہے، اس لیے اس سے اجتناب كرنا بہتر ہے.
آپ سے گزارش ہے كہ اس موضوع ك وضاحت كریں، كیونكہ میں تقریبا چھ برس سے اس موضوع كو تلاش كر رہی ہوں، اللہ تعالی آپ كو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نفاس كی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس یوم ہے، ان ایام میں عورت خون آنے كی صورت میں نماز اور روزہ ترك كرے گی، اور جب خون آنا بند ہو جائے تو غسل كر كے نماز روزہ كی ادائیگی كی جائیگی، اور اگر خون چالیس یوم سے پہلے ختم ہو جائے تو غسل كر كے نماز روزہ كی ادائیگی كرنا ضروری ہے.

لیكن اگر خون چالیس یوم سے زیادہ آتا ہے اور خون نہیں ركتا تو یہ استحاضہ كا خون ہوگا، كیونكہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ كی حدیث میں ہے:

" رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے دور میں عورتیں نفاس كے وقت چالیس یوم تك بیٹھتی تھیں "

اسے ترمذی نے روایت كیا ہے.

اس كی باقی تفصیل آپ سوال نمبر (128877) كے جواب میں دیكھ سكتی ہیں.

لیكن عورت كا یہ اعتقاد ركھنا كہ ولادت كے بعد چالیس یوم تك گھر میں رہے اور باہر نہ نكلے یہ اعتقاد غلط ہے، عورت كو ایسا كرنا لازم نہیں، بلكہ اس كے لیے شرعی شروط پر عمل كرتے ہوئے گھر سے نكل كر كہیں بھی جانا جائز ہے.

والله اعلم .